عبادت

برادرانِ اسلام! پچھلے خطبہ میں، میں نے آپ کو دین اور شریعت کا مطلب سمجھایا تھا۔ آج میں آپکے سامنے ایک اور لفظ کی تشریح کرونگا جسے مسلمان عام طور پر بولتے ہیں، مگر بہت کم آدمی اس کا صحیح مطلب جانتے ہیں۔ یہ "عبادت" کا لفظ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں بیان فرمایا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ یعنی "میں نے جن اور انسان کو اسکے سوا اور کسی غرض کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں"۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ کی پیدائش اور آپ کی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اب آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ عبادت کا مطلب جاننا آپکے لیے کس قدر ضروری ہے۔ اگر آپ اسکے صحیح معنی سے ناواقف ہونگے، تو گویا اس مقصد ہی کو پورا نہ کر سکینگے جس کے لیے آپکو پیدا کیا گیا ہے، اور جو چیز اپنے مقصد کو پورا نہیں کرتی وہ ناکام ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اگر مریض کو اچھا نہ کر سکے تو کہتے ہیں کہ وہ علاج میں ناکام ہوا۔ کسان اگر فصل پیدا نہ کر سکے تو کہتے ہیں کہ وہ زراعت میں ناکام ہوا۔ اسی طرح اگر آپ اپنی زندگی کے اصل مقصد یعنی "عبادت" کو پورا نہ کر سکے تو کہنا چاہیے کہ آپ کی ساری زندگی ہی ناکامیاب ہوئی۔ اسلیے میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ پورے غور کے ساتھ عبادت کا مطلب سنیں اور سمجھیں اور اسے اپنے دل میں جگہ دیں، کیونکہ اسی پر آپ کی زندگی کے کامیاب یا ناکام ہونے کا انحصار ہے۔

عبادت کا لفظ "عبد" سے نکلا ہے۔ عبد کے معنی بندے اور غلام کے ہیں۔ اسلیے عبادت

کے معنی بندگی اور غلامی کے ہوئے - جو شخص کسی کا بندہ ہو اگر وہ اسکے مقابلہ میں بندہ بنکر رہے اور اس کے ساتھ اُس طرح پیش آئے جس طرح آقا کے ساتھ پیش آنا چاہیے تو یہ بندگی اور عبادت ہے - اسکے مقابلہ میں جو شخص کسی کا بندہ ہو اور آقا سے تنخواہ بھی پوری پوری وصول کرتا ہو، مگر آقا کے حضور میں بندوں کا سا کام نہ کرے تو اسے نافرمانی اور سرکشی کہا جاتا ہے، بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں اُسے نمک حرامی کہتے ہیں -

اب غور کیجیے کہ آقا کے مقابلہ میں بندوں کا سا طریقہ اختیار کرنے کی صورت کیا ہے -

بندے کا پہلا کام یہ ہے کہ آقا ہی کو اپنا آقا سمجھے اور یہ خیال کرے کہ جو میرا مالک ہے، جو مجھے رزق دیتا ہے، جو میری حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے، اسی کی وفاداری مجھ پر فرض ہے، اسکے سوا اور کوئی اسکا مستحق نہیں کہ میں اسکی وفاداری کروں -

بندے کا دوسرا کام یہ ہے کہ ہر وقت آقا کی اطاعت کرے، اسکے حکم کو بجالائے، کبھی اسکی خدمت سے منہ نہ موڑے، اور آقا کی مرضی کے خلاف نہ خود اپنے دل سے کوئی بات کرے، نہ کسی دوسرے شخص کی بات مانے - غلام ہر وقت ہر حال میں غلام ہے - اسے یہ کہنے کا حق ہی نہیں کہ آقا کی فلاں بات مانونگا اور فلاں بات نہ مانونگا - یا اتنی دیر کے لیے میں آقا کا غلام ہوں، اور باقی وقت میں اس کی غلامی سے آزاد ہوں -

بندے کا تیسرا کام یہ ہے کہ آقا کا ادب اور اسکی تعظیم کرے - جو طریقہ ادب اور تعظیم کرنے کا آقا نے مقرر کیا ہو اسکی پیروی کرے - جو وقت سلامی کے لیے حاضر ہونے کا آقا نے مقرر کیا ہو اس وقت ضرور حاضر ہو اور اس بات کا ثبوت دے کہ میں اس کی وفاداری اور اطاعت میں ثابت قدم ہوں -

بس یہی تین چیزیں ہیں جن سے مل کر عبادت بنتی ہے - ایک، آقا کی وفاداری - دوسرے آقا کی اطاعت - اور تیسرے، اسکا ادب اور اسکی تعظیم - اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مَا خَلَقْتُ

الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ، تو اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان کو اسلیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف اللہ کے وفادار ہوں، اسکے خلاف کسی اور کے وفادار نہ ہوں، صرف اللہ کے احکام کی اطاعت کریں، اسکے خلاف کسی اور کا حکم نہ مانیں، اور صرف اسکے آگے ادب اور تعظیم سے سر جھکائیں، کسی دوسرے کے آگے سر نہ جھکائیں۔ انہی تین چیزوں کو اللہ نے "عبادت" کے جامع لفظ میں بیان کیا ہے۔ یہی مطلب اُن تمام آیتوں کا ہے جن میں اللہ نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے، اور ہمارے نبی کریمؐ، اور آپ سے پہلے جتنے نبی خدا کی طرف سے آئے ہیں، ان سب کی تعلیم کا سارا لب لباب یہی ہے کہ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ، "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو"، یعنی صرف ایک پادشاہ ہے جس کا تمہیں وفادار ہونا چاہیے، اور وہ پادشاہ اللہ ہے، صرف ایک قانون ہے جسکی تمہیں پیروی کرنی چاہیے اور وہ قانون اللہ کا قانون ہے، اور صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جسکی تمہیں پوجا اور پرستش کرنی چاہیے، اور وہ ہستی اللہ کی ہے۔

عبادت کا یہ مطلب اپنے ذہن میں رکھیے، اور پھر ذرا میرے سوالات کا جواب دیتے جائیے۔ آپ اس نوکر کے متعلق کیا کہیںگے جو آقا کی مقرر کی ہوئی ڈیوٹی پر جانے کے بجائے ہر وقت بس اسکے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہے اور لاکھوں مرتبہ اس کا نام جپتا چلا جائے؟ آقا اس سے کہتا ہے کہ جا کر فلاں فلاں آدمیوں کے حق ادا کر۔ مگر یہ جاتا نہیں بلکہ وہیں کھڑے کھڑے آقا کو جھک جھک کر دس سلام کرتا ہے اور پھر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ آقا اسے حکم دیتا ہے کہ جا اور فلاں فلاں خرابیوں کو مٹا دے۔ مگر یہ ایک انچ وہاں سے نہیں ہٹتا اور سجدے پر سجدے کیے چلا جاتا ہے۔ آقا حکم دیتا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دے۔ یہ حکم سن کر بس وہیں کھڑے کھڑے نہایت خوش الحانی کے ساتھ "چور کا ہاتھ کاٹ دے"، "چور کا ہاتھ کاٹ دے"، بیسیوں مرتبہ پڑھتا رہتا ہے مگر ایک دفعہ بھی اُس نظام حکومت کے قیام کی کوشش نہیں کرتا جس میں شرعی حدود جاری ہوں۔

کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص حقیقت میں آقا کی بندگی کر رہا ہے؟ اگر آپ کا کوئی ملازم یہ رویہ اختیار کرے تو میں جانتا ہوں کہ آپ اسے کیا کہینگے مگر حیرت ہے آپ پر کہ خدا کا جو نوکر ایسا کرتا ہے آپ اُسے بڑا عبادت گذار کہتے ہیں! یہ ظالم صبح سے شام تک خدا جانے کتنی مرتبہ قرآن شریف میں خدا کے احکام پڑھتا ہے، مگر ان احکام کو بجا لانے کے لیے اپنی جگہ سے جنبش تک نہیں کرتا، بلکہ نفل پر نفل پڑھے جاتا ہے ہزار دانہ تسبیح پر خدا کا نام جپتا ہے، اور خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ آپ اُسکی یہ حرکتیں دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیسا زاہد عابد بندہ ہے! یہ غلط فہمی صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ عبادت کا صحیح مطلب نہیں جانتے۔

ایک اور نوکر ہے جو رات دن ڈیوٹی تو غیروں کی انجام دیتا ہے، احکام غیروں کے سُنتا اور مانتا ہے، قانون پر غیروں کے عمل کرتا ہے اور اپنے اصلی آقا کے فرمان کی ہر وقت خلاف ورزی کیا کرتا ہے، مگر سلامی کے وقت آقا کے سامنے جا حاضر ہوتا ہے اور زبان سے آقا ہی کا نام جپتا رہتا ہے۔ اگر آپ میں سے کسی شخص کا نوکر یہ طریقہ اختیار کرے تو آپ کیا کرینگے؟ کیا آپ اسکی سلامی کو اسکے منہ پر نہ ماردینگے؟ جب وہ زبان سے آپ کو آقا اور مالک کہیگا تو کیا آپ فوراً یہ جواب نہ دینگے کہ تو پرلے درجہ کا جھوٹا اور بے ایمان ہے، تنخواہ مجھ سے لیتا ہے اور نوکری دوسروں کی کرتا ہے، زبان سے مجھے آقا کہتا ہے، اور حقیقت میں میرے سوا ہر ایک کی خدمت کرتا پھرتا ہے؟ یہ تو ایک معمولی عقل کی بات ہے جسے آپ میں سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ مگر کس قدر حیرت کی بات ہے کہ جو لوگ رات دن خدا کے قانون کو توڑتے ہیں، کفار و مشرکین کے احکام پر عمل کرتے ہیں، اور اپنی زندگی کے معاملات میں خدا کے احکام کی کوئی پروا نہیں کرتے، انکی نماز اور روزے اور تسبیح اور تلاوت قرآن اور حج و زکوٰۃ کو آپ خدا کی عبادت سمجھتے ہیں۔ یہ غلط فہمی بھی اسی وجہ سے ہے کہ آپ عبادت کے اصل مطلب سے ناواقف ہیں۔

ایک اور نوکر کی مثال لیجیے۔ آقا نے اپنے نوکروں کے لیے جو وردی مقرر کی ہے، یہ ٹھیک ناپ تول کے ساتھ اس وردی کو پہنتا ہے۔ بڑے ادب اور تعظیم کے ساتھ آقا کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ ہر حکم کو سُن کر اس طرح جھک کر "بسر و چشم" کہتا ہے کہ گویا اس سے بڑھ کر اطاعت گزار خادم کوئی نہیں، سلامی کے وقت سب سے آگے جا کر کھڑا ہوتا ہے، اور آقا کا نام جپنے میں تمام نوکروں سے بازی لے جاتا ہے۔ مگر آقا کے دشمنوں اور باغیوں کی خدمت بجا لاتا ہے۔ آقا کے خلاف انکی سازشوں میں حصہ لیتا ہے۔ اور آقا کے نام کو دنیا سے مٹانے میں جو کوشش بھی کرتے ہیں اس میں یہ کم بخت اُن کا ساتھ دیتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں تو آقا کے گھر میں نقب لگاتا ہے، اور صبح بڑے وفادار ملازموں کی طرح ہاتھ باندھ کر آقا کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے۔ ایسے نوکر کے متعلق آپ کیا کہینگے؟ یہی نا کہ وہ منافق ہے، باغی ہے، نمک حرام ہے۔ مگر خدا کے جو نوکر ایسے ہیں انکو آپ کیا کہا کرتے ہیں؟ کسی کو پیر صاحب اور کسی کو حضرت مولانا، اور کسی کو دین دار، متقی اور عبادت گزار۔ یہ صرف اسلیے کہ آپ ان کے منہ پر پورے ناپ کی ڈاڑھیاں دیکھ کر، انکے ٹخنوں سے دو دو انچ اونچے پاجامے دیکھ کر، ان کی پیشانیوں پر نماز کے گٹے دیکھ کر، اور ان کی لمبی لمبی نمازیں، اور موٹی موٹی تسبیحیں دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ بڑے دین دار اور عبادت گذار ہیں۔ یہ غلط فہمی بھی اسی وجہ سے ہے کہ آپ نے عبادت اور دین داری کا مطلب ہی غلط سمجھا ہے۔

آپ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ باندھ کر قبلہ رو کھڑے ہونا، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنا، زمین پر ہاتھ ٹیک کر سجدہ کرنا، اور چند مقرر الفاظ زبان سے ادا کرنا، بس یہی چند افعال اور حرکات بجائے خود عبادت ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ رمضان کی پہلی تاریخ سے شوال کا چاند نکلنے تک روزانہ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنے کا نام عبادت ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ قرآن کے چند رکوع زبان سے پڑھ دینے کا نام عبادت ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ مکہ معظمہ جا کر کعبے کے گرد طواف کرنے کا نام عبادت ہے

غرض آپ نے چند افعال کی ظاہری شکلوں کا نام عبادت رکھ چھوڑا ہے، اور جب کوئی شخص ان شکلوں کے ساتھ ان افعال کو ادا کر دیتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ اس نے خدا کی عبادت کر دی اور وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کا مقصد پورا ہو گیا۔ اب وہ اپنی زندگی میں آزاد ہے کہ جو چاہے کرے۔

لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جس عبادت کے لیے آپ کو پیدا کیا ہے، اور جس کا آپکو حکم دیا ہے وہ کچھ اور ہی چیز ہے۔ وہ عبادت یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں ہر وقت ہر حال میں خدا کے قانون کی اطاعت کریں، اور ہر اس قانون کو توڑیں جو قانون الٰہی کے خلاف ہو۔ آپ کی ہر جنبش اُس حد کے اندر ہو جو خدا نے آپ کے لیے مقرر کی ہے۔ آپ کا ہر فعل اس طریقہ کے مطابق ہو جو خدا نے بتا دیا ہے۔ اِس طرز پر جو زندگی آپ بسر کرینگے وہ پوری کی پوری عبادت ہوگی۔ ایسی زندگی میں آپ کا سونا بھی عبادت ہے اور جاگنا بھی۔ کھانا بھی عبادت ہے اور پینا بھی۔ چلنا پھرنا بھی عبادت ہے اور بات کرنا بھی۔ حتیٰ کہ اپنی بیوی کے پاس جانا اور اپنے بچے کو پیار کرنا بھی عبادت ہے۔ جن کاموں کو آپ بالکل دنیاداری کہتے ہیں، وہ سب دین داری اور عبادت ہیں اگر آپ انکو انجام دینے میں خدا کی مقرر کی ہوئی حدوں کا لحاظ کریں، اور زندگی میں ہر ہر قدم پر یہ دیکھ کر چلیں کہ خدا کے نزدیک جائز کیا ہے اور ناجائز کیا ہے، حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، کس چیز سے خدا خوش ہوتا ہے اور کس سے ناراض ہوتا ہے۔ مثلاً آپ روزی کمانے کے لیے نکلتے ہیں۔ اس کام میں بہت سی مواقع ایسے بھی آتے ہیں جن میں حرام کا مال آسانی کے ساتھ آپ کو مل سکتا ہے۔ اگر آپ نے خدا سے ڈر کر وہ مال نہ لیا اور صرف حلال کی روٹی کما کر لائے تو یہ جتنا وقت آپ نے روٹی کمانے میں صرف کیا یہ سب عبادت تھا، اور یہ روٹی گھر لا کر جو آپ نے خود کھائی اور اپنی بیوی بچوں اور خدا کے مقرر کیے ہوئے دوسرے حق داروں کو کھلائی، اس سب پر آپ اجر و ثواب کے مستحق ہو گئے۔ آپ نے اگر راستہ

چلتے ہیں کوئی پتھر یا کانٹا ہٹا دیا اس خیال سے کہ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ ہو تو یہ بھی عبادت ہے۔ آپ نے اگر کسی بیمار کی خدمت کی، یا کسی اندھے کو راستہ چلایا، یا کسی مصیبت زدہ کی مدد کی، تو یہ بھی عبادت ہے۔ آپ نے اگر بات چیت کرنے میں جھوٹ سے، غیبت سے، بدگوئی اور دل آزاری سے پرہیز کیا، اور خدا سے ڈر کر صرف حق بات کی تو جتنا وقت آپ نے بات چیت میں صرف کیا وہ سب عبادت میں صرف ہوا۔

پس خدا کی اصلی عبادت یہ ہے کہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے مرتے دم تک آپ خدا کے قانون پر چلیں اور اسکے احکام کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اس عبادت کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ یہ عبادت ہر وقت ہونی چاہیے۔ اس عبادت کے لیے کوئی شکل نہیں ہے۔ ہر کام اور شکل میں اسی کی عبادت ہونی چاہیے۔ جب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں فلاں وقت خدا کا بندہ ہوں اور فلاں وقت اس کا بندہ نہیں ہوں، تو آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ فلاں وقت خدا کی بندگی وعبادت کے لیے ہے، اور فلاں وقت اسکی بندگی وعبادت کے لیے نہیں ہے۔

بھائیو! آپ کو عبادت کا مطلب معلوم ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ زندگی میں ہر وقت ہر حال میں خدا کی بندگی واطاعت کرنے کا نام ہی عبادت ہے۔ اب آپ پوچھینگے کہ یہ نماز، روزہ اور حج وغیرہ کیا چیزیں ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل یہ عبادتیں جو اللہ نے آپ پر فرض کی ہیں، ان کا مقصد آپ کو اس بڑی عبادت کے لیے تیار کرنا ہے جو آپکو زندگی میں ہر وقت ہر حال میں ادا کرنی چاہیے۔ نماز آپ کو دن میں پانچ وقت یاد دلاتی ہے کہ تم اللہ کے بندے ہو، اسی کی بندگی تمہیں کرنی چاہیے۔ روزہ سال میں ایک مرتبہ پورے ایک مہینہ تک آپ کو اسی بندگی کے لیے تیار کرتا ہے۔ زکوٰۃ آپ کو بار بار توجہ دلاتی ہے کہ یہ مال جو تم نے کمایا ہے، یہ خدا کا عطیہ ہے، اس کو صرف اپنے نفس کی خواہشات پر صرف نہ کرو بلکہ اپنے مالک کا حق ادا کرو۔ حج دل پر خدا کی

محبت اور بزرگی کا ایسا نقش بٹھاتا ہے کہ ایک مرتبہ اگر وہ بیٹھ جائے تو تمام عمر اس کا اثر دل سے دور نہیں ہو سکتا۔ ان سب عبادتوں کو ادا کرنے کے بعد اگر آپ اس قابل ہو گئے کہ آپکی ساری زندگی خدا کی عبادت بن جائے، تو بلاشبہ آپکی نماز نماز ہے، روزہ روزہ ہے، زکوٰۃ زکوٰۃ ہے، اور حج حج ہے۔ لیکن اگر یہ مقصد پورا نہ ہوا تو محض رکوع اور سجدہ کرنے اور بھوک پیاس کے ساتھ دن گذارنے اور حج کی رسمیں ادا کر دینے، اور زکوٰۃ کی رقم ادا کرنے سے کچھ حاصل نہیں۔ ان ظاہری طریقوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک جسم ہو، اگر اُس میں جان ہے اور وہ چلتا پھرتا اور کام کرتا ہے تو بلاشبہ ایک زندہ انسان ہے۔ لیکن اگر اس میں جان ہی نہیں تو وہ ایک مردہ لاش ہے۔ مُردے کے ہاتھ پاؤں، آنکھ ناک، سب ہی کچھ ہوتے ہیں، مگر اس میں جان نہیں ہوتی اسلیے تم اسے مٹی میں دبا دیتے ہو۔ اسی طرح اگر نماز کے ارکان پورے ادا ہوں، یا روزے کی شرطیں پوری ادا کر دی جائیں، مگر وہ مقصد پورا نہ ہو جس کے لیے نماز اور روزہ فرض کیا گیا ہے تو وہ بھی ایک بے جان چیز ہو گی۔

آئندہ خطبات میں میں آپ کو تفصیل کے ساتھ بتاؤنگا کہ جو عبادتیں فرض کی گئی ہیں، ان میں سے ہر ایک کس طرح اس بڑی عبادت کے لیے انسان کو تیار کرتی ہے، اور اگر ان عبادتوں کو آپ سمجھ کر ادا کریں، اور ان کا اصل مقصد پورا کرنے کی کوشش کریں ما تو اس سے آپ کی زندگی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔